

<p>ع کے صحت مند ہونے کو دعا کی تائید کرنا اور اسی کی دعا کو اس کی فراہم قدم قدم کو بڑھانے کی دعا اور اس کی دعا اور اسی کے لیے دعا</p>	<p>ع کے صحت مند ہونے کی دعا کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا</p>	<p>ع کے صحت مند ہونے کی دعا کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا</p>
<p>شیخیر کی اس تابع فرمان کو بلا لو دادی مری خدمت کو مری کو بلا لو</p>	<p>صد ہوا پیشہ پین ارضی ہوئی جی سے کچھ تو زیادہ تھا مشکل ہی سے</p>	<p>جاسکا نہیں خیمہ میں جین ختمہ دل چوں بجائو تم اسکو کہ میں بانو سے چل چوں</p>
<p>ع دادی کو دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا</p>	<p>ع کے صحت مند ہونے کی دعا کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا</p>	<p>ع کے صحت مند ہونے کی دعا کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا</p>
<p>کنا کہ مرابا گرست آج حضرت کا قرین وقت شہاوت مہبت آج</p>	<p>گو دین جو وہ لیلی تو نہ دیکھ ہو گے آداب مراد اسی سے کس طرح کہو گے</p>	<p>کھر سب مرابا دیکھا اہل جھلنے بجائی گو مرے داغ دیا اہل جانے</p>
<p>ع کے صحت مند ہونے کی دعا کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا</p>	<p>ع کے صحت مند ہونے کی دعا کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا</p>	<p>ع کے صحت مند ہونے کی دعا کے لیے دعا اور اس کی دعا کو اس کے لیے دعا اور اس کی دعا</p>
<p>زعمین گرفتار ہر دست تھارا سر دینے پتیارہ فرزند تھارا</p>	<p>بھر دادی سے کنا کہ ہو پست ہی تسلیم تھیں بانو سے مضطر نے کئی</p>	<p>لو اسکو کہ پھر تلوید سبہ نہ لگیا اب تابہ قیامت علی اصغر نہ لگیا</p>

<p>۱۲۷ وقت کی توفیق سے جو سب میں ہے اس کی نسبت جو بڑی ہی افسوس کی ہے بن کیا یوں اس دم زری میں ہے ایک نفوس آریا اور بانو سے ہے</p>	<p>۱۲۸ پیشکے جو عباس کی نصیحت سے تم نے چھپا جان کنائی میں اگر کبھی ہے ان کی حال ارباب نہیں جو شکل میں اور جو بھی</p>	<p>۱۲۹ زبان کا وہ پتلا سر میں ہے جو دیکھا جان تو سر سے اپنے انجم اور انجان نام جو آکا جو عالم دربار مستحقین نظر آئیں</p>
<p>۱۳۰ اسطرح پر ارشاد ہی اور علی ہے اسد کو منظور جو بہ خوب وہی ہے</p>	<p>۱۳۱ ہم شکل پیر جو ادھر اٹکے اصغر تو گو دین اپنی وہ نہیں لائے اصغر</p>	<p>۱۳۲ جو وقت تو اس خلت شاہ نجف سے جرا انجمن کندہ جو تم میری طرف سے</p>
<p>۱۳۳ بہتر شرفاقت کمان پران کی ہے کہ جو کہہ کر پیش خدا زبیر مسابہ جو بیخ میں ہو دیکھا خدا حافظ دوسر صغیر تر از شیبہ کا تھا خدیوہ</p>	<p>۱۳۴ تو زلیخا ہی شاک لاجا حکمہ نہن جا بیگی اس سے سیکھو تکیہ اگر کبھی ہے اس کا حال دیکھو نہیں کہ جو کبھی ہے اس کا حال دیکھو</p>	<p>۱۳۵ جو غرض زمان میں ہے جو پورا صغیر جو پیکر کی ہون خدا سے تندرست ان کی نظر سے جو جلالی بن منظر کی کی کی کی کی کی کی کی کی کی</p>
<p>۱۳۶ تیری ہی طرح جن میں اس ان کو دگی بند پیر کو است پہن قربان کر دگی</p>	<p>۱۳۷ سو وقت تو تم آئے ہو سردی بدو پھر آؤ گے بیاعلیٰ الکر کی بدو</p>	<p>۱۳۸ سوفاطمہ لبر امری اب رائد ہوئی ہے یہ بیٹی مری عشق کی شب رائد ہوئی ہے</p>
<p>۱۳۹ یکے ہو پیر دل اور کو بھاری جو خاطر قربان عیبت پہ بھاری مانوسے دل افکار کو پندتو زاری لاش علی اصغر کا کہیں گا زوری</p>	<p>۱۴۰ جو وقت کہانہ کے میں ہے اور از قول آئی کہ اس اور اصغر پہنجا تمہیں مہی کہ تو کو کہے جو سب کو دین وقت کھڑے ہے اب</p>	<p>۱۴۱ جو زمین بچا بیچ بوز کے کہ ہے جو زمین بچا بیچ بوز کے کہ ہے جو زمین بچا بیچ بوز کے کہ ہے جو زمین بچا بیچ بوز کے کہ ہے</p>
<p>۱۴۲ سکان مساوات کو چین کر دین اب میں ہو کر چکی کچھ میں کر دین</p>	<p>۱۴۳ سجا حسن اور احمد خید بھی میں ہے عباس بھی ہیں اور علی اکبر بھی میں ہے</p>	<p>۱۴۴ کناک وہ بیابا ہر پانی دوسے جلد گوڑ سے اگر شک بھری ہو تو جلد</p>

<p>۲۱۹ تھوڑے سے بیکجیہ فرمودہ ماور آغوش سے باہو کی لیا لاشہ اصغر مقل تن سلا با تھا جان لاشہ اکبر تس بچے کو دفون کیا اسکے بڑا</p>	<p>۲۲۰ چرا دی بونو زبھی کرنا کر فانج جو کسب فوج شکر رودے نسبت اوقت یہ صغیر پھر سندرگ کے پختہ</p>	<p>۲۲۱ بوسے ہمیں درویش ہر مرنا علی اصغر تمنائی تربت سے نہ ڈرنا علی اصغر</p>
<p>جد میرا رسول عرب و نیک نسب لازم ہر حمت تجھے ظالم کہ عرب ہر</p>	<p>مہوقت کہ رخصت ہوے سب اہل رائدوں کا عجب حال ہوا شدت غم سے</p>	<p>۲۲۲ جب بنا ہاں سید بنین ہوا اشک کین ضمیر کے کما دون عمر بعد کعبین ذنیہ کے لیے با تھا اٹھا ہر نو دین تج کو فقط کام تھا مجبور اور خیر</p>
<p>۲۲۳ نار ماں چھوڑ کر گیا تھے سکون ماں باں سے ترا حون کین جاؤ اسیری کا ال بیج کسب کین کوئین میں پھر تو را اٹھانا نہ اٹھ</p>	<p>۲۲۴ یون بیج و پاریرے یگانوں کا سنگ یون جان کیا ستے جو انون کا سنگ</p>	<p>۲۲۵ جب زمین چلی آتی تھی وہ عشق پیریز اک اور ضعیف اُسے لیجاتی تھی ہر بار</p>
<p>۲۲۶ بولاتے تھے شکر تیرے کیا با بن یہ تیرے کوئی آئی کر مجھے حاکم کوئی وینا زمان شاہ کوئی</p>	<p>۲۲۷ تنگو بنین تھے انکا غصن باز انور سے قتل سے اعلا لم نا ہی ملکبار در وقت یہ غزون سب اہل حرم کیے کی حمت دارون</p>	<p>۲۲۸ نئی ہو گیا سینہ عمر سعد کین کننے لگا جو دفن ہوا اسکا پیرت</p>
<p>۲۲۹ احمد سے نہ اظہار قرابت کر دین بچتی ہر ابھی جان جو بیعت کر دین</p>	<p>۲۳۰ پچا بیگا پچتا بیگا جو جان لے ظالم بس آخری محبت کو مری مان لے ظالم</p>	<p>۲۳۱ بس اسکی محبت تو یہاں لاتی ہر سکو بہ فضلہ ہر جو جنہ میں لیجاتی ہر سکو</p>

<p>۲۳۲ کھانے کیلئے سبز چائے کی کھانے کیلئے کھانے کیلئے سبز چائے کی کھانے کیلئے کھانے کیلئے سبز چائے کی کھانے کیلئے</p>	<p>۲۳۳ غلبہ کی غلبت تو بہت قوت کھانے کیلئے غلبہ کی غلبت تو بہت قوت کھانے کیلئے غلبہ کی غلبت تو بہت قوت کھانے کیلئے</p>	<p>۲۳۴ نالید کو حاکم کی تو عریان سرزینب نالید کو حاکم کی تو عریان سرزینب نالید کو حاکم کی تو عریان سرزینب</p>
<p>۲۳۵ اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر</p>	<p>۲۳۶ غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا</p>	<p>۲۳۷ عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو</p>
<p>۲۳۸ اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر</p>	<p>۲۳۹ غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا</p>	<p>۲۴۰ عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو</p>
<p>۲۴۱ اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر</p>	<p>۲۴۲ غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا</p>	<p>۲۴۳ عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو</p>
<p>۲۴۴ اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر</p>	<p>۲۴۵ غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا</p>	<p>۲۴۶ عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو</p>
<p>۲۴۷ اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر اس کا پس اب پاس سو اچا ہے شیر</p>	<p>۲۴۸ غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا غرت میں از فاطمہ کے شیر کا دیکھا</p>	<p>۲۴۹ عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو عریان سرزینب محزون نہو</p>

۳۳۵
جو کہ تیرے آقا سے جہان خلق میں بیبر
سب بی بیان خون سے نکل آئین کھلے سر
مغموں پر تیری تھی زینبیب مغموں پر کیلے
مغموں پر ابرو سے نظر کو مبرا برا

دلیگیر پیا حشر تھا سب اہل سرم میں
کوئی نہ تھا ایسا کہ نہ روئے اس الم میں